خدا کے فرستادہ پر ایمان لاؤ

از

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم

خدا کے فرستادہ پر ایمان لاؤ

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (آل عمران: ۱۴۵) (محمد ایک رسول ہی ہیں ان سے پہلے سب رسول وفات پاچکے) قرآن مجید میں آیت موجود ہے۔ خلت کے معنی بھی قرآن مجید ہی سے حل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اس کے آگے فرمایا اَفَاْئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ۔ (آل عمران: ۱۴۵) یعنی خلا کی دو ہی صورتیں ہیں۔ موت یا قتل۔ تیسری صورت کے لئے اِلٰی صلہ آتا ہے پھر معلوم نہیں عیسٰی علیہ السلام کی وفات میں کون سا شبہ باقی رہ جاتا ہے جبکہ آنحضرت ﷺ نے اپنی رؤیت بیان فرمائی کہ شبِ معراج ان کو فوت شدہ انبیاءؑ کی ارواح کے ساتھ دیکھا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے وفات النبیؐ کے روز یہی آیت پڑھ کر نبی کریم ﷺ کی وفات پر استدلال فرمایا جو کبھی کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اگلے تمام انبیاءؑ کی وفات کو نہ مان لیا جاوے۔ پھر نہ تو فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ (الاعراف: ۲۶) (اسی زمین میں زندہ رہتے ہو اور اسی زمین میں مرو گے) ان کو آسمان پر جانے دیتا ہے اور نہ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ (النساء: ۱۵۹) سے ان کی رفعت جسمانی ثابت ہوتی ہے کیونکہ یہ یہود کے جواب میں فرمایا جو انہیں مقتول بالصلیب کر کے ملعون بنانا چاہتے تھے مگر خدا نے جیسا کہ اس کا وعدہ تھا کہ اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ۔ (آل عمران: ۵۶) ان کو وفات دے کر وہ رفع دیا جو اپنے تمام پیاروں کو دیا کرتا ہے۔

پھر فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ (الزمر: ۴۳) سے اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ کلیہ بھی فرما دیا کہ ارواح موت کے بعد روکی جاتی ہیں اور مردہ دوبارہ زندہ ہو کر اس دنیا میں نہیں آتا اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ (یٰسٓ: ۳۲) تو مسیحؑ جو وفات پاچکا ہے وہ کس طرح آسکتا ہے۔ اِلَّا اسی رنگ میں جیسے الیاسؑ یوحنا کے رنگ میں آیا اور حضرت عیسٰیؑ نے تمام یہود کو اپنا یہ فیصلہ سنا دیا کہ جس ایلیا

کے تم انتظار میں ہو وہ آچکا یعنی یوحنا اس کی خوبو پر آیا ہے دیکھو متی باب ۱۱ آیت ۱۳-۱۴- قرآن مجید کی آیت استخلاف پر تدبر کرنے سے بھی یہی واضح ہوتا ہے کہ مسیح دوبارہ بروزی رنگ میں نازل ہوگا- کیونکہ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ - (النور:۵۶) مطلب- ضرور خلیفہ بنائے گا امت محمدیہ کے کامل الایمان عمل صالح کرنے والوں کو جیساکہ ان سے پہلے موسوی امت میں خلفاء بنائے ہیں- بتادیا کہ محمدی سلسلہ خلفاء موسوی سلسلہ خلفاء کی مانند ہے- مشبّہ مشبّہ بہ ایک نہیں ہوتے اس لئے محمدی مسیح اور ہے- موسوی مسیح اور- ایک ہی نام کا اطلاق سورۃ تحریم کے آخر کے مطابق غایت مشابہت سے ہے- مسیحؑ بن مریم کا حُلیہ سرخ رنگ گھونگھریالے بال اور آنے والے مسیح کا حُلیہ گندمی رنگ سیدھے بال جیساکہ حدیث کی کتابوں سے ظاہر ہے- دونوں کو علیحدہ علیحدہ ثابت کرتا ہے- یہاں تک تو موعود کی کیفیت نزول سے بحث تھی- اور نزول آسمان سے اترنے کو نہیں کہتے چنانچہ نبی کریم ﷺ کے بارے میں فرمایا قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا (الطلاق:۱۰) (اتارا تمہاری طرف یاد دلانے والا رسول) اب باقی یہ سوال رہ گیا ہے کہ اس امت محمدیہ سے جو مسیح و مہدی آنے والا تھا وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہی کیونکر ہیں؟ سو اس کے لئے دیکھنا چاہیئے کہ یہ تو متفق اللفظ مان لیا گیا ہے کہ یہی زمانہ ظہور مہدی کا ہے جیساکہ اس زمانہ کے فتن سے ظاہر ہے اور اسلام کا ضعف دلالت کرتا ہے- اور اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا (ابو داؤد کتاب الملاحم) کی حدیث صحیح اور اس کے مطابق ہر صدی کے سر پر مجدد کا ظہور بھی اس کا مؤید ہے- اس صدی میں چونکہ صلیب پرستی کا زور ہے اس لئے ضرور تھا کہ چودھویں صدی کا عظیم الشان مجدد اپنے کام کے لحاظ سے کاسر الصلیب کا لقب پائے- اور مسیح و مہدی کہلائے- درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے- ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانیؑ مبعوث ہو کر اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے یا نہیں- اور آپ نے ان باتوں کا بیج بو دیا یا نہیں جن پر اسلام کی ترقی کا دارومدار اور دلائل و براہین سے کسر صلیب کا انحصار ہے-

اے حضرات! آپ انصاف سے دیکھئے اس وقت تمام دنیا اور پھر ملک ہندوستان میں کونسی جماعت ہے جو حقیقی معنوں میں جماعت کہلانے کی مستحق ہے اور جو اپنے تمام اقوال و افعال کو ایک امام کے ماتحت عملی طور پر رکھتی ہے اور کون سی وہ جماعت ہے جس میں وحدت جو تمام کامیابیوں کی جڑ ہے موجود ہے اور جو اپنے مال و جان سے قرآن مجید اور نبی اکرم ﷺ کی تقدیس و تطہیر اور ان کے عظمت و جلال کو قلوب میں راسخ کرنے کے لئے ہر وقت مستعد ہے- بلا خوف تردید اس

سوال کا یہ جواب دیا جاسکتا ہے کہ جماعت احمدیہ- جب کسی پادری سے مباحثہ ہو- جب یہ سوال ہو کہ اسلام میں دوسرے مذہبوں سے کیا امتیاز ہے تو اس کا جواب دینے کے لئے صرف یہی جماعت جرأت کے ساتھ کھڑی ہو سکتی ہے- اور اس کا ہر ایک فرد بتا سکتا ہے کہ اسلام کا دارومدار قصے اور کہانیوں پر نہیں بلکہ اس وقت بھی وہ وہی نشان دکھا سکتا ہے جو اگلے انبیاءؑ و اولیاء نے اپنے صدق کے ثبوت میں دکھائے- آخر یہ سب کچھ کس مردِ خدا کی قوت قدسیہ کے طفیل ہے اسی کے جو وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ (الصف: ۷)- الایہ- وَ یُسَمّٰی باسْمِ نَبِیِّکُمْ (سنن ابی داؤد جلد سوئم کتاب المہدی صفحہ ۳۲۷) کی پیشگوئی کے مطابق احمدؑ کے نام سے نبی کریم ﷺ کا ایک غلام بن کر آیات بینات کے ساتھ آیا-

ان آیات بینات میں سے ایک یہ ہے کہ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِیْنَ- (الحاقۃ: ۴۵-۴۷) کہ اگر ہم پر افتراء کرے تو دائیں ہاتھ سے گرفت کر کے رگ جان کاٹ دیں- آپ کا الہام بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے ۱۸۶۸ء کا ہے- ۱۹۰۸ء تک آپ اپنے دعوے پر مؤکد قسموں کے ساتھ قائم رہے- اور اتنی مدت میں کامیابی پر کامیابی دیکھی کیا کوئی مفتری ہو کر یہ فلاح پا سکتا ہے- کیا اتنے سال جو نزول قرآن کے زمانہ ۲۳ سال سے بھی بہت زیادہ ہے ہر روز نئے سے نئے افتراء کر کے دعوٰئے نبوت و رسالت کے ساتھ کبھی کوئی شخص کامیابی کے ساتھ زندہ رہا ہے کیا تاریخ کوئی نظیر پیش کر سکتی ہے؟ ہرگز نہیں اگر ایسا ہو تو جھوٹے اور سچے نبیوں میں امتیاز ہی اٹھ جائے- ایک معمولی دنیاوی سلطنت میں جس کے اختیار اور علم و اخبار کا ذریعہ بہت ہی محدود ہے- کوئی جعلی تحصیلدار بن کر سکھ نہیں پا سکتا تو خدا کی گورنمنٹ میں کوئی مصنوعی پیغمبر کب سکھ پا سکتا ہے- سوچنے کی بات ہے-

(دوم) پھر دیکھو! اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ اس کی اپنے رسل و انبیاءؑ کے ساتھ سنّتِ جاریہ ہے- آپؑ پر اس کثرت و صفائی کے ساتھ غیب کا اظہار کیا کہ تاریخ انبیاءؑ اور انبیاءؑ میں سے خاص انبیاءؑ کے سوا کوئی اور نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے- چنانچہ نہایت بے بسی و گمنامی کی حالت میں خدا نے آپ پر وحی نازل کی- یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ- یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ... یَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ لَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَ لَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاسِ دیکھو براہین احمدیہ مطبوعہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۲۴۱- کہ ہر ایک راہ سے لوگ تیرے پاس آئیں گے- اور ایسی کثرت سے آئیں گے کہ وہ راہیں جن پر وہ چلیں گے عمیق ہو جائیں گی- تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن

کے دلوں میں ہم آپ القاء کریں گے۔ مگر چاہئے کہ تو خدا کے بندوں سے جو تیرے پاس آئیں گے بد خلقی نہ کرے اور چاہیئے کہ تو ان کی کثرت دیکھ کر ملاقاتوں سے تھک نہ جائے۔ ایک شخص ایک ایسے گاؤں میں رہنے والا جس کے نام سے بھی مہذب دنیا میں سے کوئی آگاہ نہیں یہ اعلان کرتا ہے پھر باوجود سخت مخالفتوں اور روکوں کے ایک دنیا دیکھتی ہے کہ امریکہ و افریقہ سے لے کر تمام علاقوں کے لوگ یہاں حاضر رہتے ہیں اور آدمیوں کی کثرت کا یہ عالم ہے کہ ان سب سے مصافحہ و ملاقات کرنا کسی معمولی آدمی کا کام نہیں ہو سکتا۔ پھر ایک مقتدر جماعت اپنے اپنے پیارے وطن چھوڑ کر یہاں رہنا اختیار کرتی ہے اور قادیان کا نام تمام دنیا میں مشہور ہو جاتا ہے کیا یہ چھوٹی سی بات ہے اور ایسا نشان ہے جسے معمولی نظر سے ٹال دیا جاوے؟

(سوم) تمام مذہبوں پر اتمام حجت۔ عیسائیوں کے لئے امرتسر کے مقام پر جنگ مقدس ہوئی وہاں آپ نے شائع فرمایا کہ جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے وہ ایام مباحثہ کے لحاظ سے پندرہ ماہ کے اندر ہاویہ میں گرایا جائے گا بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ اس میں دراصل دو پیش گوئیاں تھیں۔ آتھم نے اپنی کتاب اندرونۂ بائبل میں آنحضرت ﷺ کو (نعوذ باللہ) دجال لکھا تھا۔ مگر اس نے اس وقت اس قول سے رجوع کیا اس لئے شرط رجوع سے فائدہ اٹھا کر پیش گوئی کے دوسرے حصے کے مطابق بچ گیا۔ اور جب اس نے رجوع سے انکار کیا تو پھر پندرہ ماہ کے اندر مر گیا۔ پھر انہیں عیسائیوں میں سے ڈوئی نے امریکہ میں نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنے ناپاک کلمات شائع کئے۔ کہ "میں خدا سے دعا کرتا ہوں وہ دن جلد آئے کہ اسلام دنیا سے نابود ہو جائے اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اے خدا اسلام کو ہلاک کر۔"

تو صرف یہ حضور مسیح موعود ہمارے امام ہمام علیہ السلام تھے جنہوں نے اس کے مقابلے میں اشتہار دیا کہ اے شخص جو مدعی نبوت ہے آ اور میرے ساتھ مباہلہ کر۔ ہمارا مقابلہ دعا سے ہو گا اور ہم دونوں خدائے تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ ہم میں سے جو شخص کذّاب ہے وہ پہلے ہلاک ہو (ٹیلیگراف ۵ جولائی ۱۹۰۳ء) لیکن اس نے رعونت سے کہا کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں ان مچھروں اور مکھیوں کا جواب دوں گا اگر میں اپنا پاؤں ان پر رکھوں تو ان کو کچل کر مار ڈالوں۔ (ڈوئی کا پرچہ دسمبر ۱۹۰۳ء) مگر حضور مہدیؑ نے فرما دیا تھا۔ اور اسی اشتہار ۲۳ اگست ۱۹۰۳ء میں شائع کیا تھا کہ اگر ڈوئی مقابلہ سے بھاگ گیا تب بھی یقیناً سمجھو کہ اس کے صیحون پر جلد تر آفت آنے والی ہے۔ اے قادر اور کامل خدا! یہ فیصلہ جلد کر اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے۔

پھر اس کے بعد معزز ناظرین سنو کیا ہؤا- وہ جو شہزادوں کی زندگی بسر کرتا تھا جس کے پاس سات کروڑ نقد تھا اس کی بیوی اور اس کا بیٹا دشمن ہو گئے اور باپ نے اشتہار دیا کہ وہ ولد الزنا ہے- آخر اس پر فالج گرا- پھر غموں کے مارے پاگل ہو گیا آخر مارچ ۱۹۰۷ء میں بڑی حسرت و دکھ کے ساتھ (جیسا کہ خدا نے اپنے مأمور کو پہلے اطلاع دی اور جیسا کہ حضرت اقدسؑ نے ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء کے اشتہار میں شائع فرمایا تھا- "خدا فرماتا ہے کہ میں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتح عظیم ہو گی- وہ تمام دنیا کے لئے ایک نشان ہو گا-" ہلاک ہو کر خدا کے سچے نبی کی صداقت پر مہر لگا گیا یہ عیسائی دنیا- پرانی دنیا اور نئی دنیا- دونوں پر حضور کی فتح تھی-

پھر سنو! اس ملک میں آریوں کا زور ہے ان کا زعیم لیکھرام تھا- رسالہ کرامات الصادقین مطبوعہ صفر ۱۳۱۱ء میں یہ پیش گوئی درج کی کہ لیکھرام کی نسبت خدا نے میری دعا قبول کر کے مجھے خبر دی ہے کہ وہ چھ سال کے اندر ہلاک ہو گا- اور اس کا جرم یہ ہے کہ وہ خدا کے نبی ﷺ کو گالیاں دیتا تھا اور برے لفظوں کے ساتھ توہین کرتا تھا- پھر ۲۲ فروری ۱۸۹۳ء کے اشتہار میں اس کے مرنے کی صورت بھی بتا دی- عِجْلٌ جَسَدٌ لَّهٗ خُوَارٌ لَهٗ نَصَبٌ وَعَذَابٌ یعنی لیکھرام گوسالہ سامری ہے جو بے جان ہے اور اس میں محض ایک آواز ہے جس میں روحانیت نہیں اس لئے اسکو عذاب دیا جائے گا جو گوسالہ سامری کو دیا گیا تھا اور ہر ایک شخص جانتا ہے کہ گوسالہ سامری کو ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا تھا اور پھر جلایا گیا اور دریا میں ڈالا گیا تھا- پھر ۲- اپریل ۱۸۹۳ء کو آپ نے ایک کشف دیکھا (دیکھو برکات الدعا کا حاشیہ) کہ ایک قوی مہیب شکل جو گویا انسان نہیں ملائک شداد و غلاظ سے ہے- وہ پوچھتا ہے لیکھرام کہاں ہے- پھر کرامات الصادقین کے اس شعر سے

وَ بَشَّرَنِیْ رَبِّیْ وَ قَالَ مُبَشِّرًا سَتَعْرِفُ یَوْمَ الْعِیْدِ وَ الْعِیْدُ اَقْرَبُ

دن بھی بتا دیا یعنی عید سے دوسرے دن ہفتہ والے دن اور

الا اے دشمنِ نادان و بے راہ بترس از تیغ برانِ محمدؐ

پانچ سال پہلے شائع کر کے قتل کی صورت بھی بتا دی- آخر لیکھرام ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو قتل کیا گیا- اور سب نے متفق اللّفظ مان لیا کہ یہ پیش گوئی بڑی صفائی کے ساتھ پوری ہو کر اسلام کے لئے حجت ناطقہ ٹھہری-

اسی طرح قادیان کے آریہ تھے- جنہوں نے خدا کے مرسل کو دکھ دینے اور بد زبانی کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا تھا- اور ان میں سے ان کے اخبار شُبھ چنتک (جس کے ذریعے یہ غلط فہمیاں

پھیلاتے تھے) کے ایڈیٹرو منتظم سرکش تھے۔ آخر خدا کی غیرت جوش میں آئی اور آپ نے "قادیان کے آریہ اور ہم" ایک رسالہ لکھا۔ اور صفحہ ۲۱‘۲۲ میں یہ پیشگوئی ان لوگوں کے حق میں کی۔

یہ لوگ ان نبیوں کی تکذیب میں جن کی سچائی سورج کی طرح چمکتی ہے۔ حد سے بڑھ گئے ہیں خدا جو اپنے بندوں کے لئے غیرت مند ہے ضرور اس کا فیصلہ کرے گا وہ ضرور اپنے نبیوں کے لئے کوئی ہاتھ دکھلائے گا۔

اسی طرح اور بھی کئی الہام تھے۔ آخر ان کو طاعون ہؤا اور تینوں تین دن کے اندر طاعون کا شکار ہو گئے۔ اور ایسے تباہ ہوئے کہ کوئی ان کا قائم مقام نہ ہؤا۔

یہ غیر قوموں پر اتمام حجت تھا۔ مسلمان کہلانے والے مولویوں پر یوں اتمام حجت کی کہ تمام مشہور مولویوں کے نام لکھ کر ان کو مباہلہ کے لئے بلایا اور لکھا (دیکھو انجام آتھم) میں دعا کروں گا اے خدا علیم و خبیر اگر تو جانتا ہے کہ یہ تمام الہامات جو میرے ہاتھ میں ہیں تیرے ہی الہام ہیں اور تیرے منہ کی باتیں ہیں تو ان مخالفوں کو جو اس وقت حاضر ہیں ایک سال کے عرصہ تک نہایت سخت دکھ کی مار میں مبتلا کر۔ کسی کو اندھا کر دے اور کسی کو مجذوم اور کسی کو مفلوج اور کسی کو مجنون اور کسی کو مصروع اور کسی کو سانپ یا سگ دیوانہ کا شکار بنا اور کسی کے مال پر آفت نازل کر اور کسی کی جان پر اور کسی کی عزت پر۔ اور صفحہ ۶۷ پر لکھتے ہیں میں یہ بھی شرط کرتا ہوں کہ میری دعا کا اثر صرف اس صورت میں سمجھا جائے کہ جب تمام وہ لوگ جو مباہلہ کے میدان میں بالمقابل آویں ایک سال تک ان بلاؤں میں سے کسی بلا میں گرفتار ہو جائیں اگر ایک بھی باقی رہا تو میں اپنے تئیں کاذب سمجھوں گا اگرچہ وہ ہزار ہوں یا دو ہزار۔

ذرا غور سے پڑھو کیا کوئی شخص اتنا بڑا دعویٰ سوا صادق مأمور کے کر سکتا ہے۔ حق ‘حق ہی ہوتا ہے کوئی مولوی مقابل پر نہ آیا۔ اور یوں حضور کی صداقت اور اپنی بطالت پر عملی گواہی دے دی اور ان میں سے بہت آپؑ کی آنکھوں کے سامنے انہیں بیماریوں سے مرے۔

ان حُجج نیرّہ کے ہوتے اور اس خدمت اسلامی کی موجودگی میں جس میں کوئی شائبہ اپنی غرض دنیاوی کا نہیں پایا جاتا (چنانچہ دیکھو اگر آپ کو دنیا کا کمانا مقصود ہوتا تو اپنی کوئی جائیداد بڑھاتے اپنی اولاد کے لئے گدی کو مخصوص کر جاتے) کون آپؑ پر ایمان لانے سے بے رغبتی کر سکتا ہے۔ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ۔ (البقرہ:۱۳۱)

مسیح کے لئے جو نشانات آپ لوگوں نے مقرر کئے ہیں وہ زیادہ تر یہی مشہور ہیں۔

۱- دو زرد چادروں کے ساتھ اترے گا-۲- دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اترے گا-۳- کافر اس کے دم سے مریں گے-۴- ایسا معلوم ہو گا کہ ابھی ابھی حمام سے نکلا ہے اور پانی کے قطرے اس کے سر کے بالوں سے موتیوں کی طرح ٹپک رہے ہوں گے-۵- دجال کے بالمقابل خانہ کعبہ کا طواف کرے گا-۶- صلیب کو توڑے گا-۷- خنزیر کو قتل کرے گا-۸- ایک بیوی کرے گا اس سے اولاد اس کے لئے ہوگی-۹- دجال کو قتل کردے گا-۱۰- مسیح موعودؑ طبعی موت سے مرے گا اور آنحضرتؐ کے مقبرہ میں دفن ہو گا-

اس کی تشریح میں حضرت مسیح موعودؑ ہی کی تحریر سے پیش کرتا ہوں-(۱) دو زرد چادریں وہ دو بیماریاں ہیں (دیکھو کتب تعبیر الرؤیا) جو بطور علامت کے مسیح موعودؑ کے جسم کو ان کا روزِ ازل سے لاحق ہونا مقدر کیا گیا تھا تاکہ اس کی غیر معمولی صحت بھی ایک نشان ہو-

(۲) دو فرشتوں سے مراد اس کے لئے دو قسم کے غیبی سہارے ہیں جن پر اس کی اتمام حجت موقوف ہے ایک وہبی علم متعلق عقل اور نقل کے ساتھ اتمام حجت جو بغیر کسب اور اکتساب کے اس کو عطا کیا جائے گا دوسری اتمام حجت نشانوں کے ساتھ جو بغیر انسانی دخل کے خدا کی طرف سے نازل ہوں گے-

(۳) کافروں کو دم سے مارنا اس سے یہ مطلب ہے کہ مسیح موعودؑ کے نفس یعنی اسکی توجہ سے کافر ہلاک ہوں گے-

(۴) اور سر کے بالوں سے موتیوں کی طرح قطرے ٹپکنا اس کشف کے یہ معنی ہیں کہ مسیح موعودؑ اپنی بار بار توبہ اور تضرّع سے اپنے اس تعلق کو جو اس کو خدا کے ساتھ ہے تازہ کرتا رہے گا گویا وہ ہر وقت غسل کرتا ہے- ورنہ جسمانی غسل میں کون سی خاص خوبی ہے اس طرح تو ہندو بھی ہر روز صبح کو غسل کرتے ہیں اور غسل کے قطرے بھی ٹپکتے ہیں-

(۵) اور طواف خانہ کعبہ وہ یہ ہے کہ آخری زمانہ میں ایک گروہ پیدا ہو گا جس کا نام دجال ہے وہ اسلام کا سخت دشمن ہو گا اور وہ اسلام کو نابود کرنے کے لئے جس کا مرکز خانہ کعبہ ہے چور کی طرح اس کے گرد طواف کرے گا تا اسلام کی عمارت کو بیخ و بُن سے اکھاڑ دے- اس کے مقابل پر مسیح موعودؑ بھی مرکز اسلام کا طواف کرے گا جس کی تمثیلی صورت خانہ کعبہ ہے اور اس طواف سے مسیح موعودؑ کی غرض یہ ہو گی کہ اس چور کو پکڑے جس کا نام دجال ہے اور اس کی دست درازیوں سے مرکز اسلام کو محفوظ رکھے-

(۶) اور صلیب توڑنے سے یہ سمجھنا کہ صلیب کی لکڑی یا سونے چاندی کی صلیبیں توڑ دی جائیں گی یہ سخت غلطی ہے۔اس قسم کی صلیبیں تو ہمیشہ اسلامی جنگوں میں ٹوٹتی رہی ہیں بلکہ اس سے مطلب یہ ہے کہ مسیح موعودؑ صلیبی عقیدہ کو توڑ دے گا اور بعد اس کے دنیا میں صلیبی عقیدہ کا نشوونما نہ ہوگا... اس کا اقبال صلیب کے زوال کا موجب ہوگا اور صلیبی عقیدہ کی عمر اس کے ظہور سے پوری ہو جائے گی۔اور خود بخود لوگوں کے خیالات صلیبی عقیدہ سے بیزار ہوتے چلے جائیں گے جیسا کہ آج کل یورپ میں ہو رہا ہے۔

(۷) اور یہ پیش گوئی کہ خنزیر کو قتل کرے گا یہ ایک نجس اور بد زبان دشمن کو مغلوب کرنے کی طرف اشارہ ہے اور اس کی طرف اشارہ ہے کہ ایسا دشمن مسیح موعودؑ کی دعا سے ہلاک کیا جاوے گا۔

(۸) مسیح کی اولاد ہوگی یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا اور دین اسلام کی حمایت کرے گا۔

(۹) دجال کو قتل کرے گا اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کے ظہور سے دجالی فتنہ روبزوال ہو جائے گا اور خود بخود کم ہوتا جائے گا اور دانشمندوں کے دل توحید کی طرف پلٹا کھا جائیں گے۔

(۱۰) مسیح موعود بعد وفات کے آنحضرت ﷺ کی قبر میں داخل ہوگا اس کے یہ معنی کرنا کہ نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کی قبر کھودی جائے گی۔یہ جسمانی خیال کے لوگوں کی غلطیاں ہیں جو گستاخی اور بے ادبی سے بھری ہوئی ہیں بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ مسیح موعودؑ مقام قرب میں آنحضرت ﷺ سے اس قدر قریب ہوگا کہ موت کے بعد آنحضرت ﷺ کے قرب کا رُتبہ اس کو ملے گا۔اور اس کی روح آنحضرت ﷺ کی روح سے جا ملے گی گویا ایک ہی قبر میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو خوب غور سے پڑھنے اور پھر ان پاک عقائد کو دل سے مان لینے کی توفیق عطا فرمادے۔(آمین)

(محررہ اپریل ۱۹۱۲ء)